حکمت سیّد مودودیؒ

ایمان اور نظامِ اسلامی

(ادارہ)

ایمان کی حیثیت اس نظام میں صرف مذہبی عقیدہ ہی کی نہیں، بلکہ اسی پر افراد کے اخلاق اور ان کی سیرت کا بھی انحصار ہے۔ وہی ان کے معاملات کی درستی کا بھی ذمہ دار ہے۔ وہی ان کو جوڑ کر ایک قوم بھی بناتا ہے، وہی ان کی قوم اور ان کی تہذیب کی محافظت بھی کرتا ہے، وہی ان کے تمدن، ان کی معاشرت اور ان کی سیاست کا مایۂ خمیر بھی ہے۔ اس کے بغیر اسلام نہ صرف ایک مذہب کی حیثیت سے قائم نہیں ہوسکتا، بلکہ بہ حیثیت ایک تہذیب و تمدن اور نظامِ سیاسی کے بھی قائم نہیں ہوسکتا۔

ایمان ضعیف ہو تو یہ محض مذہبی عقیدہ کا ضعف نہیں ہے، بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسلمانوں کے اخلاق خراب ہوجائیں۔ ان کی سیرتیں کمزور ہوجائیں۔ ان کے معاملات بگڑ جائیں، ان کی معاشرت اور ان کے تمدن کا نظام درہم برہم ہوجائے، ان کے درمیان قومیت کا رشتہ ٹوٹ جائے، اور وہ ایک آزاد اور باعزت اور طاقت ور قوم کی حیثیت سے زندہ نہ رہ سکیں۔

جو لوگ دعوتِ ایمان کو علانیہ رد کر دیں اُن کا معاملہ تو صاف ہے۔ اُن کے اور مسلمانوں کے

درمیان کفر و ایمان کی سرحد اتنی واضح اور نمایاں ہے کہ وہ دائرۂ اسلامی میں داخل ہو کر کوئی خلل برپا نہیں کر سکتے۔ مگر وہ لوگ جو مومن نہیں ہیں اور ایمان کا اظہار کر کے مسلمانوں کی جماعت میں گھس جاتے ہیں۔ اور وہ جن کے دلوں میں شک کی بیماری ہے اور وہ جو ضعیف الایمان ہیں۔ ان کا وجود نظامِ اسلامی کے لیے نہایت خطرناک ہے۔ کیونکہ وہ اسلام کے دائرے میں تو داخل ہو جاتے ہیں، مگر اسلامی اخلاق اور اسلامی سیرت اختیار نہیں کرتے، اسلامی قوانین کا اتباع اور حدودِ الٰہی کی پابندی نہیں کرتے، اپنے اخلاق و اعمال سے مسلمانوں کے تمدن و تہذیب کو خراب کر دیتے ہیں، اپنے دلوں کے کھوٹ سے مسلمانوں کی قومیت اور سیاسی حرمت کی جڑیں کھوکھلی کر دیتے ہیں۔ اور ہر اس فتنے کے اٹھانے اور بھڑکانے میں حصہ لیتے ہیں جو اسلام کے خلاف اندر سے یا باہر سے برپا ہوتا ہے۔

(اسلامی تہذیب اور اس کے اُصول و مبادی

منتخب اقتباسات از صفحہ ۲۴۴ تا ۲۴۶)

اعتذار

ترجمان القرآن مئی ۱۹۸۶ء میں حسبِ ذیل ۲ ضروری حوالے نہیں دیئے جا سکے۔

۱۔ حکمتِ سید مودودی کے نیچے لکھا جانا چاہیے تھا:۔

(مطالبۂ نظامِ اسلامی)

۲۔ مضمون "ہم تحریکِ اسلامی کے کارکن کیسے بنیں؟" کے ساتھ حوالہ درج ہونا چاہئے تھا:

(بشکریہ ماہنامہ زندگی بھارت)

فروری ۱۹۸۶ء

(ادارہ)